سبق نمبر 3 مادرِ ملت فاطمہ جناحؒ

سوال نمبر 1 محترمہ فاطمہ جناح کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

ج محترمہ فاطمہ جناح 31 جولائی 1893ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔

س 2 محترمہ فاطمہ جناح کس مقصد کے تحت قائدِ اعظم کے ساتھ لندن گئی تھیں؟

ج فاطمہ جناح گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے قائدِ اعظم کے ساتھ لندن گئی تھیں۔

س 3 محترمہ فاطمہ جناح نے اپنی ساری زندگی کس بات کے لیے وقف کر دی؟

ج محترمہ فاطمہ جناح نے اپنی ساری زندگی قومی مفادات کے لیے وقف کر دی۔

س 4 محترمہ فاطمہ جناح نے کس پلیٹ فارم سے تعلیمی خدمات کا سلسلہ جاری کیا؟

ج محترمہ فاطمہ جناح نے اپوا کے پلیٹ فارم سے تعلیمی خدمات کا سلسلہ جاری کیا۔ وہ اپوا کی سرپرست رہیں اور ہر سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

س 5 محترمہ فاطمہ جناح کی کون سی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں؟

ج مہاجرین کی آباد کاری اور کشمیری مہاجرین کی دستگیری میں محترمہ فاطمہ جناح کی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔

س 6 آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

ج آپ کو مزارِ قائد کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

س 7 کوئٹہ کے مقام پر محترمہ فاطمہ جناح نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

ج کوئٹہ کے مقام پر خواتین سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے فرمایا:

"اب تک ہم مسلمان خواتین نے اپنی قوم کی کوئی خاص مدد نہیں کی حالانکہ اگر ہم لوگ بھی چاہیں تو بہت کچھ کام انجام دے سکتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے وہ چار کام ہیں یعنی اقتصادی، معاشرتی، تعلیمی اور سیاسی۔ ہم کو چاہیے کہ ہم میں سے ہر ایک جس سے جتنا ہو سکے اپنی قوت اور اپنی حیثیت کے مطابق اپنے خاندان، اپنے ہمسائے، اپنے دوستوں اور عزیزوں میں عملی قوت کی روح پھونک کر اس میں خدمت کا جذبہ پیدا کرے۔ اس طرح ہم اپنی قوم کی کچھ مدد کر سکتے ہیں۔"

سوال نمبر ۸ مندرجہ ذیل کا مفہوم واضح کریں۔

جواب

الفاظ	مفہوم
خیرباد کہنا	کسی کام کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا۔
دوراندیشی	دور کی سوچ والا۔
شانہ بشانہ	مل کر کام کرنا۔
شرمندۂ تعبیر	کسی سوچ کو عملی جامہ پہنانا۔
کنارہ کش ہونا	الگ ہو جانا۔

سوال نمبر ۹

جواب

الفاظ	جملے
مقبولیت	محترمہ فاطمہ جناح کو بے حد شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔
تنظیم	برصغیر میں مسلمانوں کی تنظیم کا نام مسلم لیگ تھا۔
پیروکار	محترمہ فاطمہ جناح اسلام کی سچی پیروکار تھیں۔
جذبہ	محترمہ فاطمہ جناح قومی خدمت کا سچا جذبہ رکھتی تھیں۔
بے مثال	محترمہ فاطمہ جناح نے بے مثال صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

قابل ذکر ہیں۔

صوبہ سندھ کی خواتین نے بھی جلسے جلوس لگائے اور قیام پاکستان کے تصور کو واضح کر لیا۔ بیگم عبداللہ ہارون کا تعلق سندھ سے تھا۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی صدر تھیں۔ بیگم غلام حسین ہدایت اللہ نے بھی تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔

صوبہ سرحد کی خواتین نے بھی تحریک آزادی کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا۔ بیگم کمال الدین اور بیگم عبدالوہاب وہ مستورات ہیں جنہوں نے خواتین مسلم لیگ کی تنظیم میں نمایاں حصہ لیا۔ فاطمہ بیگم نے اس صوبے کی خواتین کی سیاسی بیداری کے لیے نمایاں کام کیا۔

سوال نمبر ۱۰: اپنے الفاظ میں محترمہ فاطمہ جناح پر ایک پیراگراف لکھیں۔

جواب: محترمہ فاطمہ جناح ہمارے عظیم قائد محمد علی جناح کی چھوٹی بہن تھیں۔ چھوٹی عمر میں ہی ان کے والدین کا انتقال ہو گیا۔ قائدِ اعظم نے فاطمہ جناح کو اپنے پاس ممبئی بلوا لیا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد فاطمہ جناح نے میڈیکل کالج سے دندان سازی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کی ملی و قومی خدمت کے اعتراف میں قوم نے انہیں مادرِ ملت کا نام دیا۔ مسلم لیگ کی صدارت سنبھالتے ہی جب قائدِ اعظم نے پورے ملک کے دورے کیے تو فاطمہ جناح شانہ بشانہ ان کے ساتھ رہیں۔ دہلی میں آپ نے تعلیمِ نسواں اور تعلیمِ بالغاں کے ادارے قائم کیے۔ قیامِ پاکستان کے وقت پیدا ہونے والے مسائل کے حل میں وہ عملاً شریک رہیں۔ مہاجرین کی خدمت کے لیے محترمہ فاطمہ جناح نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ملک و قوم کی خدمات انجام دینے والی یہ عظیم خاتون ۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو وفات پا گئیں۔ انہیں مزارِ قائد کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

سوال نمبر ۱۱: "تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار" کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں۔

جواب: تحریکِ پاکستان میں پنجاب کی خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے مردوں کے شانہ بشانہ چل کر آزادی کی تحریک کو آگے بڑھایا حتیٰ کہ جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے سول سیکرٹریٹ لاہور سے انگلستان کا جھنڈا اتار کر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانا بھی خواتین کا اہم کارنامہ تھا۔ پنجاب کی خواتین میں بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم شاہنواز اور بیگم سر محمد شفیع کے نام

محترمہ فاطمہ جناحؒ نے ۹ جولائی ۱۹۶۷ء کو وفات پائی۔ انھیں قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کے مزار
سپردِ خاک کیا گیا۔

مشق

مادرِ ملت فاطمہ جناح

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) محترمہ فاطمہ جناحؒ کب اور کہاں پیدا ہوئیں؟

(ب) محترمہ فاطمہ جناحؒ کس مقصد کے تحت قائدِ اعظمؒ کے ساتھ لندن گئی تھیں؟

(ج) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے اپنی ساری زندگی کس بات کے لیے وقف کر دی؟

(د) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے کس پلیٹ فارم سے تعلیمی خدمات کا سلسلہ جاری کیا؟

(ہ) محترمہ فاطمہ جناحؒ کی کون سی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں؟

(و) آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

۲۔ کوئٹہ کے مقام پر محترمہ فاطمہ جناحؒ نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

۳۔ مندرجہ ذیل کا مفہوم واضح کریں۔

خیر باد کہنا، دُور اندیش، شانہ بشانہ، شرمندۂ تعبیر، کنارہ کش ہونا

۴۔ درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے تعلیم کا آغاز کہاں سے کیا؟

(i) بمبئی سے (ii) کراچی سے (iii) لاہور سے (iv) کوئٹہ سے

(ب) قائدِ اعظمؒ کی اہلیہ رَتی جناح کا انتقال کب ہوا؟

(i) ۱۹۰۹ء میں (ii) ۱۹۱۹ء میں (iii) ۱۹۲۹ء میں (iv) ۱۹۳۹ء میں

(ج) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے اپنے بھائی کا ساتھ کس میں دیا؟

(i) سیاست میں (ii) کاروبار میں (iii) وکالت میں (iv) سفر میں

(د) محترمہ فاطمہ جناحؒ آل انڈیا مسلم لیگ کی خواتین کمیٹی کی:

(i) صدر تھیں۔ (ii) چیئرپرسن تھیں۔ (iii) سیکرٹری تھیں۔ (iv) ممبر تھیں۔

(ہ) محترمہ فاطمہ جناحؒ، قائدِ اعظمؒ سے کتنی چھوٹی تھیں؟

(i) ۵ برس (ii) ۱۰ برس (iii) ۱۵ برس (iv) ۱۷ برس

(و) ڈینٹل سرجن بننے کے بعد، فاطمہ جناحؒ نے کلینک کہاں کھولا؟

(i) کراچی میں (ii) لاہور میں (iii) بمبئی میں (iv) کوئٹہ میں

اِعراب لگا کر تلفّظ واضح کریں۔

مُعْتَمَد، مُعاوِن، کِردار، قَومِیَّت، تَدرِیس

درجِ ذیل کے مترادف الفاظ لکھیں۔

عورتیں - نسل - معاشی - طاقت - قابل - رتبہ، مرتبہ

خواتین، قوم، اقتصادی، قوت، لائق، حیثیت

درجِ ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

مقبولیت، تنظیم، پیروکار، جذبہ، بے مثال

درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

حوصلہ شکنی - بالواسطہ - ضعف - حیات

حوصلہ افزائی، براہِ راست، قوت، وفات

متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ۸ برس کی عمر میں ...باپ... کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔

(ب) انسانیت کی خدمت کا جذبہ زمانہ ...طالب علمی... ہی سے ان میں موجود تھا۔

(ج) مہاجرین کے لیے ان کی خدمات ...آبِ زر... سے لکھنے کے لائق ہیں۔

(د) قوم نے انھیں ...مادرِ ملت... کا لقب دیا۔

مندرجہ ذیل مرکب جملوں کو سادہ جملوں میں تبدیل کریں۔

(سادہ جملے)

(الف) میں یہی کہوں گا کہ محنت کرو۔ ← میں تمہیں محنت کرنے کا کہوں گا۔

(ب) تم آتے بھی ہو اور جاتے بھی ہو۔ ← تم آتے جاتے ہو۔

(ج) تم جو آؤ تو بہار آجائے۔ ← تمہارے آنے سے بہار آ جاتی ہے۔

(د) وہ وعدے تو بہت کرتا ہے مگر یاد نہیں رکھتا۔ ← وہ وعدے کر کے یاد نہیں رکھتا۔

سرگرمیاں:

۱۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کی تصویر اپنی کاپی پر چسپاں کریں۔

۲۔ محترمہ فاطمہ جناحؒ کے علاوہ تحریکِ پاکستان میں نمایاں کردار ادا کرنے والی کوئی اور دو معروف خواتین کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔

۱۔ بیگم رانا لیاقت علی خان
۲۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین

برائے اساتذہ:

۱۔ بچوں کو بتائیں کہ محترمہ فاطمہ جناحؒ کو تحریکِ پاکستان میں ان کی بے پناہ خدمات کی وجہ سے مادرِ ملت کا لقب دیا گیا۔

۲۔ بچوں کو بتائیں کہ مادرِ ملت کا مطلب ''قوم کی ماں'' ہے۔

۳۔ بچوں کو بتائیں کہ مادرِ ملت نے مسلم خواتین کی بیداری کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ یہ فاطمہ جناحؒ ہی تھیں، جنھوں نے مسلم خواتین کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر متحد اور متحرک کیا۔

۴۔ بچوں کو بتائیں کہ محترمہ فاطمہ جناحؒ سیاست میں آنے سے قبل بمبئی میں کلینک کرتی تھیں، جہاں غریب لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا تھا۔

سبق نمبر 4 ملکۂ کہسار — مری

سوال نمبر 1 مری میں کن مہینوں میں شدید سردی پڑتی ہے؟

ج مری میں دسمبر سے مارچ تک شدید سردی پڑتی ہے۔

س 2 راولپنڈی سے مری کتنی مسافت پر واقع ہے؟

ج راولپنڈی سے مری تقریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔

س 3 پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگ کب مری کا رخ کرتے ہیں؟

ج پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگ گرمی شروع ہوتے ہی مری کا رخ کرتے ہیں۔

س 4 مری سمندر کی سطح سے کتنی بلندی پر واقع ہے؟

ج مری سمندر کی سطح سے تقریباً ساڑھے سات ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

س 5 مری میں برقی قمقموں کی روشنی میں ایسا محسوس ہوتا ہے؟

ج مری میں برقی قمقموں کی روشنی میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آسمان سے ستارے زمین پر اتر آئے ہیں۔

س 6 مری کے لوگوں نے انگریزوں کے خلاف کون سی جنگ لڑی؟

ج مری کے لوگوں نے انگریزوں کے خلاف "گوریلا" جنگ لڑی۔ گوریلا جنگ مسلح چھاپہ مار سپاہیوں کی جنگ کو کہا جاتا ہے۔

س 7 انگریزوں کو مری میں قدم جمانے کا موقع کیا میسر آیا؟

ج 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو ناکامی ہوئی تو انگریزوں نے مری میں قدم جمانے کا موقع پا لیا۔

س 8 مری کے راستے میں کون سے درخت ہیں؟

ج مری کے راستے میں چیڑ اور صنوبر کے درخت ہیں۔

(ہ) قائدِ اعظمؒ کی وفات کے بعد وہ عملی سیاست سے کنارہ کش ہو گئیں۔

(و) انھوں نے بیماری کے دوران میں قائدِ اعظمؒ کی بے پناہ خدمت کی۔

۱۰۔ اپنے الفاظ میں محترمہ فاطمہ جناحؒ پر ایک پیراگراف لکھیں۔

۱۱۔ ''تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار'' کے موضوع پر ایک مضمون لکھیں۔

۱۲۔ درجِ ذیل بیانات میں سے درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

(الف) ڈینٹل سرجن بن کر انھوں نے کراچی میں کلینک کھول لیا۔ ✗

(ب) انھوں نے ہر مشکل گھڑی میں اپنے بھائی کا ساتھ دیا۔ ✓

(ج) وہ خواتین کو عملی سیاست میں آنے سے منع کرتی تھیں ✗

(د) انھوں نے اپوا (APWA) کے پلیٹ فارم سے تعلیمی خدمات انجام دیں ✓

(ہ) محترمہ فاطمہ جناحؒ نے ۱۹۵۷ء میں وفات پائی۔ ✗

سادہ اور مرکب جملے:

مندرجہ ذیل دو جملے دیکھیں:

(الف) میں نے پانی پیا۔ (ب) وہ سکول نہیں آیا کیوں کہ وہ بیمار ہے۔

جملہ ''الف'' میں ایک بات/خبر بیان کی گئی ہے جب کہ جملہ ''ب'' میں دو باتیں بتائی گئی ہیں۔ جس جملے میں ایک بات/خبر بیان کی جائے اسے سادہ یا مفرد جملہ کہتے ہیں۔ جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر کسی مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو وہ جملہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ دو سادہ جملوں کے درمیان اور، یا، تو، مگر، جو، پھر، پر، لیکن، کیوں کہ، چاہے وغیرہ جیسے حروف لگانے سے مرکب جملہ بنتا ہے۔ مرکب جملے کو سادہ (مفرد) بنانے کے لیے ''حروف'' کو ختم کیا جاتا ہے اور جملے کی دو باتوں کو ایک بنایا جاتا ہے، جیسے:

مرکب جملہ: میں چاہتا ہوں کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

سادہ جملہ: میں تمھیں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں۔

مرکب جملہ: وہ یہاں آیا اور چلا گیا۔

سادہ جملہ: وہ یہاں آ کر چلا گیا۔

مشق

معروضہ نمبردار ۔ مری

سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) مری میں کن مہینوں میں شدید سردی پڑتی ہے؟

(ب) راولپنڈی سے مری کتنی مسافت پر واقع ہے؟

(ج) پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگ کب مری کا رُخ کرتے ہیں؟

(د) مری سمندر کی سطح سے کتنی بلندی پر واقع ہے؟

(ہ) مری میں برقی قمقموں کی روشنی میں کیسا محسوس ہوتا ہے؟

(و) مری کے لوگوں نے انگریزوں کے خلاف کون سی جنگ لڑی؟

(ز) انگریزوں کو مری میں قدم جمانے کا موقع کب میسّر آیا؟

(ح) مری کے راستے میں کون سے درخت ہیں؟

درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) مری کس علاقے کا ایک تاریخی اور پہاڑی مقام ہے؟

(i) خیبر پختونخوا کا (ii) ✓ پنجاب کا (iii) کشمیر کا (iv) بلوچستان کا

(ب) گرمی پڑتے ہی کون مری کا رُخ کرتے ہیں؟

(i) مختلف دیہاتوں کے لوگ (ii) مختلف قصبوں کے لوگ

(iii) مختلف شہروں کے لوگ (iv) ✓ مختلف علاقوں کے لوگ

(ج) انیسویں صدی کی تیسری دہائی میں مری میں بیس کیمپ کس نے بنایا؟

(i) مغلوں نے (ii) سکھوں نے

(iii) پٹھانوں نے (iv) ✓ انگریزوں نے

(د) ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو ہوئی:

(i) کامیابی (ii) فتح (iii) ✓ ناکامی (iv) برابری

(5)

سوال نمبر ۹ جنگِ آزادی میں انگریز سامراج کے خلاف مری کے مسلمانوں کا کیا کردار رہا؟ بیان کریں۔

ج 1857ء کی جنگِ آزادی میں جہاں برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں کے رہنے والوں نے انگریزوں کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جہاں مری کے مسلمانوں نے بھی تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انہوں نے اپنی زمین سے انگریزوں کو نکالنے کے لئے گوریلا جنگ شروع کی اور اس میں خاصے کامیاب بھی رہے۔ لیکن جب 1857ء کی جنگ میں مسلمانوں کو ناکامی ہوئی تو انگریزوں نے مری میں بھی اپنے قدم جما لیے اور جنگِ آزادی کے مجاہدوں کی طرح کی سزائیں دیں۔ لیکن وہاں کے لوگ انگریزوں کے خلاف نبرد آزما رہے۔ باغ شہیداں میں ان شہیدوں کی قبریں آج بھی عظمت اور جرأت کی گواہ ہیں۔

سوال نمبر ۱۰ درج ذیل محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

ج

الفاظ	معنی	جملے
صحت افزا	صحت کے لئے موزوں	مری ایک صحت افزا مقام ہے۔
نبرد آزما ہونا	مقابلہ کرنا	مسلمان انگریزوں کے ناجائز قبضے کے خلاف نبرد آزما تھے۔
فرزندانِ اسلام	اسلام کے ماننے والے	قائد اعظم نے مری کے فرزندانِ اسلام سے خطاب کیا۔
قابلِ دید	دیکھنے کے قابل	مری کے خوبصورت اور دلکش مقامات قابلِ دید ہیں۔

سوال نمبر ۱۱ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

ج

الفاظ	مفہوم
قدم جمانا	قدم مضبوط کرنا

درج ذیل محاورات کا مفہوم واضح کریں۔

قدم جمانا، آغوش میں لینا، تانتا بندھنا، قدم چومنا

کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
مری	جنگ
لڑائی	درخت
چڑھائی	تاریخی مقام
صنوبر	مسحور
مگن	بلندی

فقرات کی درستی: روز مرّہ اور محاورہ کے لحاظ سے

اہلِ زبان کی عام بول چال کو روز مرّہ کہا جاتا ہے۔ اس زبان میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جب کہ محاورہ دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی بھی زبان کو درست بولنے یا لکھنے کے لیے اس کے روز مرّے اور محاورے سے آشنائی ضروری ہے۔ اگر خلافِ زبان کوئی لفظ بولا یا لکھا جائے تو وہ غلط شمار ہوگا۔ ذیل میں ایسی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن میں روز مرّے یا محاورے کی غلطی موجود ہے۔

فقرات:

☆ مجھے گالی نہ نکالو۔
☆ مہنگائی دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔
☆ وہ تو کاٹھ کا گھوڑا ہے۔
☆ وہ عورت ہکّی بکّی رہ گئی۔
☆ وہ خط پڑھ کر ہنسنے لگ پڑے۔
☆ مجھے جھوٹ مارنے کی عادت نہیں۔
☆ ہال میں سوئی دھرنے کو جگہ نہ تھی۔
☆ جب فاقے سے مروگے تو خدا یاد آئے گا۔

آغوش میں لینا	گود میں لینا
تانتا بندھنا	آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہونا۔
قدم چومنا	پاؤں چومنا۔

(ہ) مری کس کے اردگرد آباد ہے؟

(i) ایک پہاڑ کے (ii) ایک گاؤں کے (iii) ایک دریا کے (iv) ایک سڑک کے

(و) گرمیوں میں مری کی کیسی ہوائیں لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں؟

(i) برفانی ہوائیں (ii) تیز ہوائیں (iii) خنک ہوائیں (iv) معتدل ہوائیں

(ز) چیئر لفٹ اور کیبل کار سیاحوں کی دلچسپی کا محور ہیں:

(i) بھوربن میں (ii) بانسرا گلی میں (iii) گھڑیال میں (iv) نیو مری میں

۳۔ **جنگِ آزادی میں انگریز سامراج کے خلاف مری کے مسلمانوں کا کیا کردار رہا؟ بیان کریں۔**

۴۔ اِعراب لگا کر درجِ ذیل الفاظ کا تلفظ واضح کریں۔

مُقام، مُسافت، مبہوت، سامراج، سیّاح

۵۔ درجِ ذیل تراکیب و محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

صحت افزا، نبرد آزما ہونا، فرزندانِ اسلام، قابلِ دید

۶۔ درجِ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں۔

مسافت، سیّاح، مبہوت، قابلِ دید، جانثار

۷۔ درست اور غلط بیانات کی نشاندہی کریں۔

(الف) مری صوبہ خیبر پختونخوا کا تاریخی مقام ہے۔ درست غلط

(ب) گرمیوں میں مری کی خنک ہوائیں اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ درست غلط

(ج) ۱۹۴۶ء میں قائدِ اعظمؒ، لیاقت علی خان کے ہمراہ مری تشریف لائے۔ درست غلط

(د) معروف و مشہور لارنس کالج، بھوربن کے مقام پر واقع ہے۔ درست غلط

(ہ) تحریکِ پاکستان میں اہلِ مری کا کردار نمایاں رہا ہے۔ درست غلط

۸۔ درجِ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

بلند، خوبصورت، خنک، معروف

آغوش میں لینا — گود میں لینا

تانتا بندھنا — آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہونا

قدم چومنا — پاؤں چومنا

سبق نمبر 5 — ہم ایک ہیں (نظم)

اشعار کی تشریح

بند نمبر ۱

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔
سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔
اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

تشریح

نظم کے آغاز میں شاعر نے پاکستانی قوم کے اتحاد، یکجہتی اور باہمی محبت و ہمدردی کو بیان کیا ہے۔ شاعر نے بیان کیا ہے کہ پاکستان کے سبز ہلالی پرچم کے سائے تلے ہم اسلام کے نام پر تمام اہلِ وطن ایک ہیں۔ یہ پرچم کی سربلندی وہ محور ہے جس کے گرد ہر پاکستانی اپنے ہم وطنوں کے ہمراہ اتحاد و اتفاق کا مظہر ہے۔ ہماری قوم کے غم ہوں یا خوشیاں، سب ایک دوسرے کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ یومِ تکبیر ہو یا یومِ دفاع، زلزلہ کی آفت ہو یا سونامی کی تباہ کاریاں، ہر غم اور ہر خوشی میں پوری قوم ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔

بند نمبر ۲

ایک چمن کے پھول ہیں سارے، ایک گگن کے تارے
ایک سمندر میں گرتے ہیں سب دریاؤں کے دھارے
جدا جدا ہیں لہریں، سرگم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔
اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

درست فقرات:

☆ مجھے گالی نہ دو۔
☆ وہ خط پڑھ کر ہنسنے لگے۔
☆ مہنگائی روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔
☆ مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں۔
☆ وہ تو کاٹھ کا اُلو ہے۔
☆ ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔
☆ وہ عورت ہکا بکا رہ گئی۔
☆ جب فاقوں سے مرو گے تو خدا یاد آئے گا۔

سرگرمیاں:

۱۔ بچوں سے پوچھیں کہ انھوں نے کون کون سے تفریحی مقام کی سیر کی ہے؟ اس کی روداد کاپی پر لکھیں اور دوسرے بچوں کو پڑھ کر سنائیں۔

۲۔ پاکستان کے مزید پانچ تفریحی اور تاریخی مقامات کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔

ناران - کاغان - گلگت - ایبٹ آباد - ہنزہ -

برائے اساتذہ:

۱۔ بچوں کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہر طرح کے تفریحی مقامات سے نوازا ہے۔ اس کے پاس سمندر، دریا، صحرا، پہاڑ، جھیلیں، وادیاں اور تاریخی مقامات موجود ہیں۔

۲۔ بچوں کو بتائیں کہ کسی بھی اونچے مقام کی بلندی ماپنے کے لیے سمندر کی سطح کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین ناہموار ہوتی ہے لیکن پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے۔

۳۔ بچوں کو بتائیں کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے مجاہدین کو کالا پانی کی سزائیں دیں، انھیں درختوں سے باندھ کر پھانسیاں دی گئیں یا انھیں توپ کے آگے باندھ کر گولے سے اڑا دیا گیا۔

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

تشریح

اس بند میں شاعر بیان کرتا ہے کہ ہم تمام پاکستانیوں کی قومی یکجہتی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک ہی کشتی پر سوار مسافر۔ ایک ہی راستے پر جا رہے ہوں جن کی منزل اور مقام ایک ہی ہو۔ ہم اپنی عزت و آبرو پر جان قربان کر دینے والے وطن کے رکھوالے ہیں۔ ہم ایسے یکجا ہیں جیسے کہ تو مضبوطی سے بندھے ہوئے اور کوئی نہ کھول سکے۔ ہم سب اپنے چمن اور وطن کی آبرو، عزت، تحفظ اور دفاع کے لیے جان کی بازی لگا دیں گے۔ یہ وطن ہم نے بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس لیے اس وطن کی حفاظت کے لیے اس کے سبز ہلالی پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں۔ اور اس کے دفاع کے اہم فریضہ کی انجام دہی کے لیے ہم سب ایک ہیں۔ اس وطن کی عزت و حرمت کے لیے ہر پاکستانی اس کا جانباز سپاہی ہے۔ ہر فرد وطن کے دفاع اور سلامتی کے لیے جان قربان کرنے کے لیے تیار ہے۔

بند نمبر 4

پاک وطن کی عزت ہم کو اپنی جان سے پیاری

اپنی شان ہے اس کے دم سے ہے آن ہماری

اپنے وطن کے پھول اور شبنم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

تشریح

نظم کے دوسرے بند میں شاعر نے خوبصورت تشبیہات کے ذریعے پاکستانی قوم کے اتحاد و یگانگت اور قومی یکجہتی کو بیان کیا ہے۔

جس طرح خوبصورت رنگوں کے پھول اپنی خوشبو اور مہک سے ایک باغ کو سجاتے اور سنوارتے ہیں بالکل اسی طرح تمام اہلیانِ وطن اپنی محنت اور جدوجہد سے اپنے ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کوشاں ہیں۔ جس طرح رات کی تاریکی میں ستارے اپنی چمک دمک سے آسمان کو خوبصورتی عطا کرتے ہیں ایسے ہی پاکستانی قوم مشکل حالات میں بھی اپنے وطن کی خوشحالی اور استحکام کے لیے سرگرم عمل ہے۔ جس طرح دریاؤں کے دھارے ایک سمندر میں جاکر مل جاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح چاروں صوبوں کے لوگ خواہ پنجابی ہوں یا سندھی، بلوچی ہوں یا پختون وطن پاکستان کے نام لیوا ہیں۔ جس طرح ساز کی الگ الگ لہریں مل کر ایک دھن اور ایک سرگم بناتی ہیں اسی طرح وطن کے کونے کونے میں رہنے والے تمام پاکستانی اپنے وطن کی عظمت و بلندی کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

یہ سبز ہلالی پرچم قومی عظمت کا مظہر ہے اور اس کے نیچے ہم سب اہلِ وطن ایک ہیں۔ جس طرح ہمارا وطن ایک ہے اسی طرح اس کی ترقی و خوشحالی کے لیے ہماری سوچ ایک ہے۔

بند نمبر 3

ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر اِک منزل کے راہی
اپنی آن پہ مٹنے والے ہم جانباز سپاہی
بند مٹھی کی صورت یارو ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر اہلِ وطن کے جذبہ حب الوطنی
اور قومی عظمت کے دفاع کی اہمیت بیان کرتا ہے۔ شاعر
کہتا ہے کہ ہمارے وطن کی عزت اور شان و شوکت ہمیں
اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اپنے وطن کے دم
سے ہی ہماری شان و شوکت ہے۔ جس طرح پھول
اور شبنم کا آپس میں رشتہ ہے ویسے ہی ہمارے ملک کا
رشتہ اہلِ وطن سے ہے۔ سبز ہلالی پرچم ہمارے
ملک کی عزت اور آبرو کا نشان ہے۔ اپنے وطن اور پرچم
کی حفاظت کی خاطر ہم اپنی جان و مال کی پروا نہ کرتے
ہوئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ہم پاکستانی ایک
دوسرے کے خوشی اور غم میں شامل رہیں اور ہمیشہ اس
پرچم کے نیچے ایک رہیں گے۔

مشقی سوالات

س 1: شاعر نے کون [redacted] سی دو چیزوں کو سانجھا قرار دیا ہے۔

ج: شاعر نے خوشی اور غم کو سانجھا قرار دیا ہے۔

س 2: "بند مٹھی" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

ج: "بند مٹھی" سے شاعر کی مراد ہے اہلِ وطن کا آپس
میں متحد ہو کر رہنا۔ جس طرح پانچ انگلیاں بند ہونے
سے مٹھی بنتی ہے اسی طرح چاروں صوبوں، فاٹا
اور قبائلی علاقوں کے ملنے سے پاک وطن پاکستان بنتا ہے۔

س 3: پاک وطن کی عزت کتنی پیاری ہے؟

ج: پاک وطن کی عزت جان سے زیادہ پیاری ہے۔ یعنی
قومی عظمت کے لیے ہم جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ
نہیں کریں گے۔

س 4 ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر اک ہی منزل کے راہی
اپنی آن پہ مٹنے والے ہم جانباز سپاہی
اس شعر میں "ایک ہی کشتی کے مسافر" ، "ایک ہی منزل کے راہی" اور "جانباز سپاہی" سے کیا مراد ہے؟

ج اس شعر میں "ایک ہی کشتی کے مسافر" سے مراد ہے ایک ہی راستے پر چلنے والے سوار، جبکہ "ایک منزل کے راہی" سے مراد ہے ایک ہی مقام پر پہنچنے والے مسافر اور "جانباز سپاہی" سے مراد ہے وطن کے لیے جان قربان کر دینے والی فوج۔

س 5 اس نظم میں پاکستان کے سبز ہلالی پرچم کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے سائے میں قومی اتحاد اور اتفاق کا جذبہ ابھارا گیا ہے۔ قومی پرچم کی عظمت کے موضوع پر دس سطریں تحریر کریں۔

ج قومی پرچم عظمت اور سربلندی کی علامت ہے۔ مسلم قومیت کی عظمت کا محور ہے۔ اہل وطن کی سربلندی اور شان و شوکت کا مرکز ہے۔ سبز ہلالی پرچم پر چاند ستارہ ملکی ترقی و خوشحالی کا مظہر ہے۔ یہ پرچم ہماری آن اور شان کی علامت ہے۔ اس پرچم کی سربلندی انصاف کی سربلندی کا نام ہے۔ اس پرچم کے حامل لوگ دین اسلام کو ماننے والے مسلمان ہیں۔ یہ پرچم ایمان، یقین اور اتحاد کا مظہر ہے۔ یہ وجدان اور انصاف کے علمبرداروں کا نشان ہے۔ جب تک دنیا رہے گی ہمارے وطن کا پرچم ہمیشہ سربلند رہے گا۔

سوال نمبر ۱ جملوں میں استعمال کریں۔

ج

الفاظ	جملے
دھارے	تمام دریاؤں کے دھارے سمندر میں جا گرتے ہیں۔
چمن	ہمارا وطن ایک چمن کی طرح ہے۔
شبنم	صبح کے وقت پھولوں پر شبنم کے قطرے گرتے ہیں۔
آن	پاکستانی اپنے وطن کی آن پر جان قربان کر دیتے ہیں۔

اس پرچم کے سائے تلے ایک

مشق

ہم ایک سا ہیں۔

۱۔ سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(الف) شاعر نے کون سی دو چیزوں کو سانجھا قرار دیا ہے؟

(ب) "بند مٹھی" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ج) پاک وطن کی عزت کتنی پیاری ہے؟

۲۔ مناسب الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) اپنی آن پہ مٹنے والے ہم جانباز سپاہی

(ب) اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں

(ج) پاک وطن کی عزت ہم کو اپنی جان سے پیاری

(د) بند مٹھی کی صورت ہم ایک ہیں، ہم ایک ہیں

(ہ) سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں، ہم ایک ہیں

۳۔ نظم کو سامنے رکھتے ہوئے درست جواب کی نشاندہی (✓) سے کریں۔

(الف) ہم کس کے سائے تلے ایک ہیں؟

(i) آسمان (ii) بادل (iii) اسلام (iv) پرچم ✓

(ب) ہم سب کس کے مسافر ہیں؟

(i) ایک ہی ٹرین کے (ii) ایک ہی کشتی کے ✓

(iii) ایک ہی بس کے (iv) ایک ہی جہاز کے

(ج) جانباز سپاہی کس پر مٹنے والے ہیں؟

(i) اپنی آن پر (ii) اپنے پرچم پر (iii) اپنے وطن پر (iv) اپنی عزت پر

(د) کس کی عزت ہمیں اپنی جان سے پیاری ہے؟

(i) پرچم کی (ii) دین کی (iii) وطن کی (iv) اپنی

(ہ) پھول اور شبنم کس جگہ ایک ہیں؟

(i) چمن میں (ii) باغ میں (iii) وطن میں (iv) پاکستان میں

ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر اک منزل کے راہی اپنی آن پہ مٹنے والے ہم جانباز سپاہی

اس شعر میں "ایک ہی کشتی کے مسافر"، "اک منزل کے راہی" اور "جانباز سپاہی" سے کیا مراد ہے؟

درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیں۔

پرچم، سانجھی، چمن، گگن، راہی، جانباز، آن

درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

خوشی، پھول، سارے، عزت، تلے، سایہ

درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب سے واضح کریں۔

جانبازؔ، عزّت، مَنزِل، سپاہی، چمَن

کالم (الف) اور کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ کو آپس میں ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
پرچم	پھول
سانجھی	مسافر
چمن	جھنڈا
منزل	دریا
سمندر	مشترکہ

۹۔ ایسا مصرع جو نظم کے ہر بند کے آخر پر دہرایا جائے، اُسے ٹیپ کا مصرع کہتے ہیں۔ اس نظم میں ٹیپ کا ہے؟

۱۰۔ ایسی نظم جس میں ملک و قوم کے ساتھ محبت کا اظہار ہو، اُسے قومی نظم کہا جاتا ہے۔ اس نظم میں پاکستان کے سبز ہلالی پرچم کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے سائے میں اتفاق کا جذبہ ابھارا گیا ہے۔ قومی پرچم کی عظمت کے موضوع پر دس سطریں تحریر کریں۔

۱۱۔ درجِ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

دھارے، چمن، شبنم، آن

اسما کی تذکیر و تانیث

کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام اسم کہلاتا ہے۔ جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔ اس لیے جملہ لکھتے وقت اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ جو اسم مذکر ہوں ان کے ساتھ فعل بھی مذکر استعمال ہوگا اور جو اسم مؤنث ہوں ان کا فعل بھی مؤنث ہوگا جیسے:

(الف) میں نے اخبار پڑھا۔

(ب) ہم نے روٹی کھائی۔

پہلے جملے میں اخبار مذکر اسم ہے اس لیے اس کا فعل بھی مذکر آیا ہے جب کہ دوسرے جملے میں روٹی مؤنث اسم ہے اس لیے اس کا فعل بھی مؤنث آیا ہے۔ اب اگر "اخبار پڑھی" یا "روٹی کھایا" لکھا جائے تو قاعدے کی رُو سے غلط ہوگا۔ اب آپ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کریں۔

(الف) ...